شبیر احمد منصوری ★

وسوسہ اندازی۔۔ قرآن وسنت سے استدراک

علم۔ ارادے اور اختیار کے ساتھ انسان کی تخلیق، کائنات کا ایک عظیم الشان واقعہ تھا۔ پہلے سے موجود ایک نورانی وپاکیزہ مخلوق "ملائکہ" پر حیرانی طاری تھی جبکہ ناری مخلوق کے ایک فرد "ابلیس" ہر پریشانی کا غلبہ تھا۔ انسانی صلاحیت وکمالات کے اظہار پر فرشتوں نے اس کی عظمت کو سلامی دی اور احسن الخالقین کے اس تخلیقی شاہکار کو دیکھ کر اپنے رب کے گن گائے۔ کائنات ہست میں یہ نیا وجود۔۔ انسان، نہ فرشتہ تھا نہ حیوان وجماد، نہ نور تھا نہ نار بلکہ ان سب کا حسین امتزاج "ونفخت فيه من روحی"[۱] اور "علم آدم الاسماء كلها"[۲] کا اعزاز پاکر خلافت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوا تو انسان کا یہ مقام بلند دیکھ کر ابلیس کی آتشِ حسد بھڑک اٹھی۔ انسانی عظمت کے اعتراف کے بجائے حکم الٰہی کی نافرمانی کی اور اعلان بغاوت کرتے ہوئے آدم واولاد آدم کو بہکانے کی مہلت چاہی جو تاقیامت دے دی گئی۔ قرآن حکیم اس واقعے کی گواہی یوں دیتا ہے۔ قال انظرنی الی یوم یبعثون. قال انک من المنظرین[۳] "بولا مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سارے دوبارہ اٹھائے جائیں گے فرمایا تجھے مہلت ہے"۔

مجموعہ کمالات انسان کے خمیر میں ملکی وبہیمی قوتیں اور خیر وشر کے دونوں جذبے شامل کردئے گئے تھے۔ فالهمها فجورها وتقواها[۴] قرآن اسی ترکیب وتشکیل کی گواہی دے رہا ہے۔ یوں نفس انسانی کے باطن کی یہ شدید کشمکش اور باہر کی دنیا سے شیطان مردود کے بہکاوے اور وسوسے اول روز سے ہی انسان کے لئے ایک سخت امتحان بن گئے۔ "شرور انفس" کی صورت، داخلی طور پر انسان وسوسہ اندازی کا شکار ہوتا ہے۔ خارج سے شیطان مردود اس ہتھیار کو انسان کے خلاف بڑی مہارت کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ ابو البشر آدم علیه الصلوٰة والسلام کے خلاف شیطان کی وسوسہ اندازی کی شہادت صحف سماویہ اور خاص طور پر آخری آسمانی صحیفہ قرآن حکیم وضاحت کے ساتھ دیتا ہے کہ شیطان انسان کا دشمن ہے۔ انسان کے خلاف شیطان کی عداوت محض آدم تک مخصوص ومحدود نہیں

★ ایسوسی ایٹ پروفیسر ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور

۱- الحجر۲۹ ۲- البقرہ ۲۱

۳- الاعراف۱۴ ۴- الشمس۸

بلکہ وہ اولاد آدم کے ہر فرد کو وسوسہ اندازی اور مکروفریب سے جہنم رسید کرنا چاہتا ہے۔ خالق الکون کے خلاف انسانی بغاوت وطغیان اور عالم ناسوت کے شر وفساد میں شیطان کا بڑا ہاتھ ہے۔ علماء کرام اور محقیق نے آدم وابلیس کی اس معرکہ آرائی کا اکثر تجزیہ کیا ہے۔ شیطان کی انسان دشمنی کا سب سے کارگر ہتھیار "وسوسہ اندازی" ہے۔ وسوسہ کی حقیقت، وسوسے کا محل، وسوسہ اندازی کا اسلوب وطریق، انسانی وشیطانی وسوسے کی تاثیرات و نقصانات، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس فتنہ وشر سے تحفظ کا سامان انسانی نفسیات کا ایک اہم مسئلہ۔۔۔ ہمارے مقالے کا موضوع بحث ہے۔

وسوسہ۔ لغوی معانی

فعلل، یفعلل، فعللہ کے وزن پر وسوس ، ماضی. یوسوس، مضارع۔ اور وسوسہ مصدر ہے۔ مصدر کا ایک وزن فعلال بھی ہے۔ صاحب المنجد کے مطابق فعلل مصدرہ فعللہ وفعلال نحو دحرجہ ودحراجا، وسوسہ،و وسواسا[1] لفظ وسوسہ رباعی مجرد ہے. رباعی مجرد کے اس وزن پر آنے والے افعال عموماً متعدی ہوتے ہیں اور اس فعل کی ایک خصوصیت "تکرار" بھی ہے. مثلاً دحرجہ، قلبہ وادارہ علی نفسہ متتابعاً. یعنی پے درپے الٹ پلٹ کرنا، پھیرنا اور لڑھکانا. غرغرہ، ردالماء اوالدواء فی حلقہ پانی یا دواء کا حلق میں انڈیلنا، غرغرت القدر صاتت عند الغلی دیگچے کا کھولتے وقت آواز نکالنا. زمزمہ، صوت الاسد شیر کی آواز یا دھاڑ میں بھی ایک تتابع اور تسلسل ہوتا ہے۔ لفظ قہقہہ میں بھی آواز کی تکرار جاری رہتی ہے۔ زلزلہ اور زلزال کے الفاظ بھی اسی باب سے ہیں - زمین پر طاری ہونے والے زلزلے کی جنبش کم و بیش تکرار کے ساتھ جاری رہنے والی حرکت ہوتی ہے. "تعدیہ وتکرار" کی یہی خصوصیت لفظ وسوسہ میں بھی پائی جاتی ہے۔

لغت کے اعتبار سے وسوسے کے یہ معنی ہونگے کہ شیطان کی طرف سے نفس انسانی میں تکرار کے ساتھ جاری رہنے والے اور القاء کئے جانے والے شر وفساد کے الہامات جو زندگی کی چند مخصوص ساعات پر مشتمل نہیں بلکہ اس وقت تک انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتے جب تک کہ وہ زندہ ہے اور برائی کے راستے کے بجائے نیکی کے راستے پر گامزن ہونے کے امکانات اس کے لئے موجود ہیں۔ ابن منظور کے ہاں وسوسہ کے معنیٰ ہیں "الصوت الخفی من ریح۔ حدیث النفس الوسواس بالکسر المصدروالوسواس بالفتح ہو الشیطان. وسوس الرجل کلمہ کلاما خفیا.ووسوس اذا

۱- المنجد،ص.۲

تکلم بکلام لم یبینہ[1]

یعنی ہوا سے بھی لطیف آواز یا حدیث النفس وسواس واؤ زیر کے ساتھ ہو تو مصدر ہے جبکہ وسواس زبر کے ساتھ ہو تو مراد شیطان ہے۔ آدمی نے وسوسہ ڈالا یعنی اس نے اس کے ساتھ پوشیدہ اور خفیہ بات کی اور وسوسے سے مراد ایسی بات اور کلام ہے کہ جسے متکلم بظاہر واضح طور پر نہ کہے۔

من شر الوسواس کی شرح کرتے ہوئے محمد الخضری فرماتے ہیں. "اصل الوسوسه الصوت الخفی الذی لایحس فیحتذر منه وقد قیل لاصوات الحلی عند الحرکه وسوسه"[2]

وسوسے کی اصل ہلکی آواز ہے جسے محسوس نہیں کیا جاسکتا کہ انسان اس سے بچ جائے اور زیور کی حرکت سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کو بھی وسوسہ کہتے ہیں۔ محمد بن علی شوکانی لفظ وسوسہ کی توضیح یوں کرتے ہیں۔ الوسوسه کالزلزال بمعنی الزلزله. الوسوسه هی حدیث النفس یقال وسوست الیه نفسه ای حدثته حدیثا واصلها الصوت الخفی[3] وسوسہ زلزال اور زلزلہ کی طرح کا لفظ ہے اس سے مراد حدیث النفس ہے کہا جاتا ہے کہ اس کے نفس نے اس کو وسوسہ ڈالا یعنی اس سے بات کی اور اس کی اصل خفیہ بات ہے۔ محمد علی صابونی کے نزدیک وسوسے سے مراد پوشیدہ کلام اور حدیث النفس ہے فرماتے ہیں الوسواس الشیطان الموسوس مشتق من الوسوسه وهی الکلام الخفی وحدیث النفس[4] امام فخرالدین رازی کے نزدیک تکرار کے ساتھ خفیہ کلام کرنا وسوسہ کہلاتا ہے "فوسوس لهما الشیطان" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یقال وسوس اذا تکلم کلاما خفیا یکرره وبه سمی صوت الحلی وسواسا وهو فعل غیر متعد کقولنا ولولت المراه (عورت نے شر کی طرف بلایا) وقولنا وعوع الذئب (بھیڑیا نیند سے جاگا)[5]

محمد بن علی شوکانی نے وسوسے کو اونچائی کی طرف چڑھنے والے شخص، زیور اور کتے کی آواز کے مشابہ آواز قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں یقال لهمس الصائد والکلاب واصوات الحلی وسواس[6]

۱- لسان العرب ج.٦.ص٢٥٤، ٢٥٥.

٢- کتاب القول الشافی فی تفسیرالمعوذتین ص٣٥

٣- فتح القدیر ج٥.ص٥٠٩

٤- صفوة التفاسیر ج٣.ص٦٢٥

٥- التفسیر الکبیر ج١٤.ص٤٦

٦- فتح القدیر ج٢ص١٨٥

احمد مصطفیٰ المراغی زیور کی آواز اور تکرار کے ساتھ خفیہ کلام کو وسوسہ قرار دیتے ہیں، فرماتے ہیں الصوت الخفی المکرر ومنقیل لصوت الحلی الوسوسہ(۱) پرویز کے ہاں وسوسہ سے مراد ہلکی سی آہٹ ۔دبے پاؤں چلنے سے پیدا ہونے والی ضعیف سی آہٹ، زیور بجنے کی ہلکی آواز، ہر غیر واضح کلام کہ جسمیں مختلف آوازیں مل گئی ہوں۔ایسی گفتگو جو بغیر نظم و ترتیب کے ہو(۲)

ان تمام لغوی توضیحات کا خلاصہ، خفیہ انداز سے کلام کرنا، غیر محسوس طور پر بات کو دوسرے کے دل میں ڈالنا، اور وسوسہ اندازی شیاطین جن و انس کی طرف سے ہوتی ہے۔ مقصود انسان کے تعلق باللہ کو خراب کرنا، انسانوں کے درمیان فساد و بگاڑ پیدا کرنا، آدم کی طرح اولاد آدم کو گمراہ کر کے جہنم رسید کرنا ہے۔ لفظ وسوسہ کی لغوی خصوصیت "تکرار" ہے اور مراد شیاطین جن و انس کی طرف سے وسوسہ اندازی کے عمل کو جاری رکھنے کی عادت ہے۔ قرآن حکیم کے انگریزی مترجمین نے وسوسہ اندازی کے لئے لفظ "Whispering" کا استعمال کیا ہے۔این۔جے داؤد سورۃ الناس کی آخری آیات کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں۔

"Who"Whispers"in the hearts of men, both jinn and men"(3)

عبد الحلیم السیاسی کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

"Who" Whispereth"in the hearts of mankind"(4)

انگریزی لفظ "Whispering" کے معنیٰ خفیہ اور پوشیدہ طریقے سے بات کرنا اور شیر انگیزی کے لئے سازش کرنا ہے۔ یہ وہی معنیٰ ہیں جو مفسرین کرام کے ہاں اور عربی لغت میں مراد لئے گئے ہیں۔ مزید براں وسوسہ اندازی کو Temptation of the devil اور EVIL Suggestion بھی کہا گیا ہے۔

وسوسے کا مفہوم

شیطان اپنے مکرو فریب اور پوشیدہ طریقوں سے انسان کو گمراہ کرتا ہے۔ وہ ایک نہ نظر آنے والی مخلوق ہے۔ انسان کے خلاف اس کے خفیہ ہتھکنڈوں اور عداوت سے واقف ہونا، اولاد آدم کے لئے بہت مشکل کام ہے۔ اولاد آدم سے اپنی دشمنی اور انتقام کے لئے وہ ترغیب و تحریص سے کام لیتا ہے جس کیلئے وسوسہ اور مخفی کلام ہی اس کا

۱-(تفسیر المراغی ج۸، ص۱۱۷ ۲- لغات القرآن ج۳، ص۱۶۱۳

3- Holy Quraan translation page 464 4- The meaning of the Quraan page 605

کارگر ہتھیار ہے۔

مفتی محمد شفیعؒ وسوسے کا مفہوم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں وسوسہ شیطان کا اپنی اطاعت کی طرف ایک مخفی کلام کے ذریعے بلانا ہے۔ جس کا مفہوم انسان کے دل میں آجائے اور کوئی آواز سنائی نہ دے[1]

پرویز کے نزدیک وسوسے سے مراد ایسے خیالات جنہیں شرپسند لوگ کسی کے دل میں پیدا کریں۔ ایسے لوگ اسلامی معاشرے میں فتنہ وفساد پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں[2]

وسوسہ شیطانی انسان کی طرف سے ہو یا کسی جن کی طرف سے اس کا مفہوم انسانی قلوب و نفوس میں شروفساد اور کفروشرک پروان چڑھانا ہوتا ہے۔ محمد الخضری کے بقول

"والوسواس هو الشيطان سواء كان من الانس او الجن. وهوالذى يوسوس بالشر والفساد والكفر فى صدور الناس[3]"

عالم ارضی پر جہاں کہیں بھی شروفساد کی آگ بھڑک رہی ہو یا انسان کفروشرک کی زندگی گزار رہے ہوں اس کے پیچھے یقیناً شیاطین جن وانس کی وسوسہ اندازی کا گہرا دخل ہوتا ہے۔ انسانی تاریخ گواہ ہے کہ کرۂ ارض پر اکثر الحاد اور فتنہ فساد کی آگ بھڑکتی رہی ہے انسانوں کی اکثریت اللہ سے دور اور عارضی زندگی کے مشاغل میں مصروف رہی ہے۔ کرۂ ارض پر انسانی معاشرت میں امن وسکون اور باہمی اخوت ومحبت کا دور بے حد مختصر رہا ہے۔ وسوسے کی صورت شیطان، اولاد آدم کے لئے جس اذیت وعذاب کا سامان کرتا ہے اس کا دائرہ انسانی جسم وروح دونوں تک وسیع ہے۔ انسانی زندگی کی خوبیاں جسم وروح دونوں کی توانائی سے مستحکم ہوتی ہیں۔ مادی وروحانی توانائی کا انحصار انسانی قلب پر ہے لہذا شیطان اسی کو نشانہ بناتا ہے۔ احمد مصطفیٰ المراغی وسوسے کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ووسوسة الشيطان للبشر مايجدونه فى انفسهم من الخواطر الردئية التى تزين لهم مايضرهم فى ابدانهم اوارواحهم[4] انسان کے خلاف شیطان کی وسوسہ اندازی سے مراد ایسے بیکار اور گھٹیا خیالات ہیں جنہیں وہ اپنے نفوس میں پاتے ہیں جو انسان کے سامنے ایسی چیزوں کو آراستہ کرتے ہیں کہ جو ان کو جسمانی اور روحانی طور پر نقصان پہنچانے والی ہوتی ہیں ایک اور مقام پر "فوسوس لها الشيطان" کی وضاحت کرتے ہوئے

۱- معارف القرآن ج۸ص۸۵۲ ۲- لغات القرآن ج۳.ص۱۷۱۳

۳- كتاب القول الشافى فى تفسير المعوذتين ص۳۵ ۴- تفسير المراغى ج۸ص۱۱۷

احمد مصطفیٰ المراغی وسوسے کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں ای زین لهما مایضرهما ویسوء هما[۱]
یعنی شیطان ان کے لئے ایسی چیزوں کو آراستہ کرکے پیش کرتا ہے کہ جوان کے لئے ضرر اور تکلیف کا باعث ہوتی ہیں۔

وسوسے کا محل ومقام

قرآن اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ذکر الہی کا تعلق قلب انسانی کے ساتھ ہے۔ زبان سے تو محض جہراً اس کا اظہار ہوتا ہے۔ ذکر الہی سے انسانی قلوب اطمینان و سکون حاصل کرتے ہیں۔ یاد الہی سے دلوں کی بے قراری واضطراب کا خاتمہ ہوتا ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قلوب انسانی اصلاح و بگاڑ کا مرکز ہیں۔ انسان کی روحانی و جسمانی زندگی کا مرکز و محور بھی قلوب ہیں۔ یہ قلوب اللہ کی محبت اور یاد الہی سے معمور رہیں تو گویا یہ انسانی سرزمین میں اللہ کی بستیاں ہیں۔ ان بستیوں کی اصلاح کے لئے انوار الہیہ کی بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور انبیاء ورسل ان کی تعلیم و تربیت اور تزکیہ کا سامان کرتے رہتے ہیں۔

قلوب کی اسی اہمیت کے پیش نظر انسان کے ابدی دشمن کی نظر بھی یہیں پڑتی ہے۔ شیاطین جن وانس کی وسوسہ اندازی کا محل ومقام قلب انسانی ہے۔ اولاد آدم میں سے کوئی اگر شیطانی حملوں اور وسوسوں سے اس بستی کا دفاع نہیں کرتا تو شیطانی دخل اندازیوں کے سبب انوار الہیہ کے اس مرکز پر شیطان کا قبضہ ہوجاتا ہے۔ یوں اللہ کی یہ بستی شروفساد اور اللہ کے خلاف بغاوت وطغیان سے معمور ہو کر شیطان کے تسلط اور قبضے میں چلی جاتی ہے۔

محمد خضری محل وسوسہ کی نشاندہی اور شیطانی وسوسہ اندازی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" الذی یوسوس فی صدور الناس" بیان لمحل وسوسه الشیطان وانها فی صدور الناس وقد جعل الله للشیطان دخولا فی جوف العبد ونفوذا الی قلبه وصدره فهو مجری من ابن آدم مجری الدم وقد وکل به فلا یفارقه الی الممات وانما جعل الوسوسه فی الصدر علی ماعهد فی کلام العرب من ان الخواطر فی القلب والقلب مما حواه الصدر. فیقال مثلا ان الشک یحوک فی صدره وما الشک الافی نفسه وعقله وافاعیل النفس فی المخ وان کان یظهر لها اثر فی حرکات الدم. وضربات القلب وضیق الصدر وانبساطه وکل ماجاء فی خرطوم الشیطان وخطمه ومنقاره وجثومه علی الصدر او القلب فهو من قبیل التمثیل والتصویر لاعلی سبیل الحقیقه[۲]

سورۃ الناس کی آیت "الذی یوسوس فی صدور الناس" شیطانی وسوسے کا محل ومقام بیان کررہی ہے اور وہ محل

۱-تفسیر المراغی ج۸.ص۱۱۹ ۲- کتاب القول الشافی فی تفسیر الموذتین ص۳۶

انسانی سینے یعنی قلوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو انسانی پیٹ میں داخل ہونے اور اس کے دل میں نفوذ کا اختیار دیا ہے۔ انسانی دل تو ابن آدم کے خون کی گزرگاہ ہے۔ شیطان انسان سے اس کی موت تک جدا نہیں ہوتا۔ وسوسے کا تعلق سینے سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کلام عرب میں یہ بات عام ہے کہ خیالات دل میں ہوتے ہیں اور دل کو سینہ گھیرے ہوئے ہوتا ہے پس کہا جاتا ہے کہ شک اس کے سینے میں کھٹکتا ہے حالانکہ شک تو اس کے نفس و عقل میں ہوتا ہے اور نفس کے افعال دماغ سے تعلق رکھتے ہیں اگرچہ اس کے اثرات دوران خون، حرکات قلب اور سینے کے پھیلنے اور سکڑنے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور شیطان کی سونڈھ (ناک) اور اس کے سینے یا دل پر چڑھنے کا جو تذکرہ ہوا ہے تو وہ محض تمثیل کے طور پر ہوا ہے اس سے مراد اس کے ظاہری معانی یا صورتیں نہیں ہیں۔

ابن منظور کی لغت محل وسوسہ کی وضاحت یوں کرتی ہے وقوله عزوجل "الذی یوسوس فی صدور الناس" وقیل فی التفسیر ان له راسا کراس الحیة یجثم علی القلب[1] آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ شیطان کا سانپ کی طرح کا سر ہوتا ہے جسے وہ دل کے اوپر ڈال دیتا ہے۔۔۔ آیت "الذی یوسوس فی صدور الناس" کی وضاحت کرتے ہوئے محمد علی صابونی محل وسوسہ کی نشاندہی یوں کرتے ہیں۔ ای الذی یلقی لشدة خبثه فی قلوب البشر صنوف الوساوس والاوهام. ووسوسته هوالدعاء لطاعته بکلام خفی یصل مفهومه الی القلب من غیر سماع حدیث[2] "یعنی وہ کہ جو شدت خباثت کی وجہ سے بشری قلوب میں طرح طرح کے وسوسے اور اوھام القاء کرتا ہے اور اسکا وسوسہ خفیہ کلام کے ذریعے اپنی اطاعت کی طرف بلانا ہے جس کا مفہوم بغیر کلام کے دل میں پہنچ جاتا ہے"۔۔۔ محمد جمال الدین القاسمی محل وسوسہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں انما جعل الوسوسه فی الصدور علی ماعهد فی کلام العرب من الخواطر فی القلب[3] وسوسے کو صدور کی طرف منسوب کرنے کی وجہ کلام عرب کی یہ مثال اور محاورہ ہے کہ خیالات کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ بہر صورت رشد و ہدایت، ضلالت و بغاوت کی تحریکات کا مرکز چونکہ دل ہے اس لئے علماء و محققین نے شیطانی وسوسہ اندازی کا ہدف دل کو قرار دیا ہے۔ قرآنی و نبوی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ دل کے بگاڑ کے بعد سب کچھ بگڑ جاتا ہے۔ نفس لوامہ (ضمیر) کی قوت کو شیطان کے مسلسل وسوسے ختم کر کے رکھ دیتے ہیں۔ نفس لوامہ (ضمیر) نفس انسانی کے داخلی شر و فساد اور خارج سے ہونے والے حملوں کے

۱- لسان العرب ج٦ ص٢٥٥ ۲- صفوفة التفاسیر ج٣. ص ٦٢٥. ٦٢٦

۳- تفسیرالقاسمی محاسن التاویل ج١٧ص٦٣١١

خلاف انتباہ اور دفاع کا نظام فراہم کرتا ہے۔ اس دفاعی حصار کے ٹوٹ جانے یا کمزور ہوجانے کی صورت میں قلب انسانی شیطان کی مفتوحہ بستی بن جاتی ہے۔ جبکہ جسد انسانی کے باقی اعضاء وعلاقے اس کی دسترس سے باہر نہیں رہتے بلکہ ان پر بھی اس کا مکمل تسلط و تصرف قائم ہوجاتا ہے۔

وسوسہ اندازی۔شیاطین جن وانس کا مشترکہ مشغلہ

انسان کا اصلی وازلی دشمن تو شیطان ہی ہے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اس نے جن وانس میں سے بہتوں کو گمراہ کرلیا اور قیامت تک گمراہ کرتا رہے گا۔ ضلالت وگمراہی اور شروفساد پھیلانے کے لئے دونوں گروہوں میں سے بے شمار کارندے اور شتہ نگڑے اسکے دست و بازو بنتے رہتے ہیں۔ شیاطین انس نے گمراہی کے ایسے ایسے سامان ایجاد کئے ہیں کہ یہ فیصلہ کرنا مشکل امر ہے کہ کون کس کا استاد ہے۔

قرآن حکیم شیاطین انس وجن دونوں کی انسان دشمنی اور شیطنت کی گواہی دیتا ہے ارشاد ہے "وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا . ولو شاء ربک ما فعلوه فذرهم ومایفترون[۱] "اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے شیاطین انس و جن کو دشمن بنادیا جو ایک دوسرے پر خوش آئندہ باتیں دھوکے اور فریب کے طور پر القاء کرتے ہیں اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ لوگ یہ کام نہ کرتے سو تو چھوڑ دے وہ جانیں اور ان کا کام"

محمد علی صابونی "یوسوس فی صدورالناس من الجنه والناس" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں. ای هذا الذی یوسوس فی صدور الناس هو من شیاطین الجن والانس فایه الاستعاذه من شرالانس والجن جمیعا ولاشک ان شیاطین الانس اشد فتکا وخطرا من شیاطین الجن فان شیاطین الجن یخنس بالاستعاذه وشیطان الانس یزین له الفواحش ویغریه المنکرات[۲]

"یعنی یہ جو انسانی قلوب میں وسوسہ ڈالتا ہے وہ شیاطین جن وانس دونوں میں سے ہے۔ پس آیت استعاذہ جن وانس دونوں کے شر سے پناہ کے بارے میں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شیاطین انس شیاطین جن سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں کیونکہ استعاذہ سے شیاطین جن چھپ جاتے ہیں جبکہ شیاطین انس فواحش کو اس کے لئے آراستہ کرتے ہیں اور منکرات پر اسے اکساتے رہتے ہیں۔"

منکرات وفواحش کی طرف انسان کا میلان جلد عمل میں آجاتا ہے لہذا شیطان ان کو ترغیب و تحریص کا ذریعہ

۱- الانعام ۱۱۲

۲- صفوه التفاسیر ج۳ص۶۲۶

بناتا ہے۔ فواحش کے پھیلانے میں عصر حاضر کے میراثی اور فنکار ماضی کے کسی بھی دور سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ شیاطین انس نے واقعی اس میں کچھ زیادہ ہی کمال دکھایا ہے، ائمہ الکفر یہود وہنود کو منکرات و فواحش کے فروغ میں تو یدِ طولیٰ حاصل ہے۔ ذرائع ابلاغ کے جدید ترین وسائل کے سہارے تہذیب و ثقافت کے نام پر کرہ ارض پر کثافت خبیثہ کا گرد و غبار اس طرح پھیلایا ہے کہ اس بد تہذیبی کے ماحول میں کسی شریف انسان کا آنکھیں کھول کر چلنا اور سانس لینا محال ہے۔ یورپ و امریکہ کے کلب، پارک گلیاں اور بازار "ننگوں کی دنیا" بن چکے ہیں۔ شرم وحیا کی اعلیٰ انسانی اور فطری قدریں رخصت ہو چکی ہیں۔ پورے عالم کفر پر نگاہ ڈالئے تو معلوم ہوگا انسانیت دم توڑ چکی اور اب بس حیوانیت کا چلن اور غلبہ ہے۔

جن و انس کی وسوسہ اندازی کی مشترکہ مہم کے بارے میں محمد جمال الدین القاسمی لکھتے ہیں" من الجنة والناس" بيان للذى يوسوس على انه ضربان ضرب من الجنة وهم الخلق المستترون الذين لانعرفهم وانما نجد فى انفسنا اثرا ينسب اليهم وضرب من الانس كالمضللين من افرادالانسان ... فان قيل، فان كان اصل الشركله من الواسواس الخناس فلاحاجه الى ذكر الاستعاذة من وسواس الناس، فانه تابع لوسواس الجن قيل بل الوسوسة نوعان نوع من الجن ونوع من نفوس الانس كما قال تعالىٰ "ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس به نفسه" فالشر من الجهتين جميعاً. والانس لهم شياطين كما للجن شياطين. فليس من شروط الموسوس ان يكون مستترا عن البصر بل قديشاهد[1]

"وسوسہ اندازی کرنے والوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم جنات میں سے ہے جو چھپی ہوئی مخلوق ہے۔ جن کو ہم نہیں جانتے البتہ اپنے نفوس میں اثرات محسوس کرتے ہیں جن کو ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ دوسری قسم شیاطین انس کا وہ گروہ ہے کہ جو افراد انسانیہ کو گمراہ کرتا ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ اصل فتنہ و شر خناس کی وسوسہ اندازی سے ہے تو انسانی وسوسہ اندازی سے استعاذے کی حاجت ہی نہیں رہتی بلکہ کہا گیا ہے کہ وسوسے کی دو انواع ہیں ایک نوع جنات میں سے ہے اور ایک نفوس انسانیہ میں سے ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ "ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں اس کا نفس اس کو جو وسوسہ ڈالتا ہے" پس شر تو ہر دو جہت سے ہے انسانوں میں سے شیاطین اسی طرح ہوتے ہیں جیسے جنوں میں سے ہوتے ہیں اور وسوسہ اندازی کرنے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ نگاہوں سے چھپا ہوا ہو بلکہ اس کو دیکھا بھی جاسکتا ہے"۔

١- تفسير القاسمى محاسن التاويل ج١٧.ص١٢.٦٣١١

انسان طبیعی دنیا کا باشندہ ہے۔ دنیائے محسوسات سے اسکا رابطہ حواس کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس لئے شیاطین انس کی وسوسہ اندازی شیاطین جن کی طرح چھپ کر نہیں ہوتی بلکہ کھلم کھلا ہوتی ہے۔ مفتی محمد شفیع ؒ اِز اِ. وسوسہ اندازی کے بارے میں لکھتے ہیں "انسانی شیاطین کھلم کھلا سامنے آکر بات کرتے ہیں۔ جن سے اس کے دل میں کسی معاملے کے متعلق ایسے شکوک و شبہات پیدا ہوجاتے ہیں جن کو وہ صراحۃً نہیں کہتے"[۱] رذائل اخلاقیہ میں غیبت وچغلی، اشارے وغمزے، تمسخر و استہزاء انسانی وسوسے کے ایسے شرمناک اور ظالمانہ انداز ہیں کہ آج انسانی معاشرت وسیاست سے آیثار و محبت اور مؤاخات وہمدردی سب رخصت ہوئے اس کی جگہ باہمی منافرت، حسد، بغض اور مفادات کی رسہ کشی نے لے لی ہے سیاست حاضرہ میں (Whispering) وسوسہ اندازی کو کامیاب سیاست کا گر تصور کیاجاتا ہے۔ ملکی سیاست اور عالمی سیاست میں وسوسہ اندازی (Whispering) نے ایک کامیاب چال اور منظم فن کی صورت اختیار کرلی ہے۔ بلکہ سیاسی اتار چڑھاؤ کو کنٹرول کرنے، سیاست کو اپنے حق میں نفع بخش بنانے،مدمقابل اقوام وافراد کو گرانے اور پسپا کرنے کے لئے وسوسہ اندازی (Whispering) کے ماہرین کے منظم گروہ وجود میں آچکے ہیں جن کی خدمات بھاری رقوم اور معاضوں کے بدلے حاصل کی جاتی ہیں۔

وسوسہ اندازی کی کیفیات

شیطان اور اسکا لاؤ لشکر انسانی نگاہوں سے چھپی ہوئی مخلوق ہے مگر وہ وسوسہ اندازی سے انسانی کاموں میں دخیل ہو کر ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ انسان تو شیاطین انس کو دیکھ بھی نہیں سکتا جب کہ انسان کی ہر چیز شیاطین پر عیاں ہوتی ہے قرآن کریم اس کیفیت کی گواہی دیتے ہوئے اس کی ازلی عدوات کا نقشہ کھینچتا ہے اور انسان کو انتباہ بھی کرتا ہے ارشاد الہی ہے۔

"یبنی آدم لایفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنه ینزع عنهما لباسهما لیریهما سوآتهما انه یراکم هو وقبیله من حیث لاترونهم انا جعلنا الشیاطین اولیا ء للذین لایؤمنون"[۲]

"اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان نہ بہکائے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکال دیا، ان دونوں کو اس نے بے لباس کردیا تاکہ ان کو ان کی شرمگاہیں دکھائے۔ وہ اور اس کا قبیلہ تمہیں اس طور پر دیکھتا ہے کہ جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔ جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ہم نے شیاطین کو ان کا رفیق بنایا ہے"۔

۱- معارف القرآن ج۸ ص۵۲۔ ۲- الاعراف: ۲۷

• انسان طبیعی دنیا کا باشندہ ہے۔ دنیائے محسوسات سے اسکا رابطہ حواس کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس لئے شیاطین انس کی وسوسہ اندازی شیاطین جن کی طرح چھپ کر نہیں ہوتی بلکہ کھلم کھلا ہوتی ہے۔ مفتی محمد شفیع ؒ انسانی وسوسہ اندازی کے بارے میں لکھتے ہیں "انسانی شیاطین کھلم کھلا سامنے آ کر بات کرتے ہیں۔ جن سے اس کے دل میں کسی معاملے کے متعلق ایسے شکوک و شبہات پیدا ہوجاتے ہیں جن کو وہ صراحۃً نہیں کہتے"[1] رذائل اخلاقیہ میں غیبت و چغلی، اشارے وغمزے، تمسخر و استہزاء انسانی وسوسے کے ایسے شرمناک اور ظالمانہ انداز ہیں کہ آج انسانی معاشرت وسیاست سے آیثار و محبت اور مؤاخات و ہمدردی سب رخصت ہوئے اس کی جگہ باہمی منافرت، حسد، بغض اور مفادات کی رسہ کشی نے لے لی ہے سیاست حاضرہ میں (Whispering) وسوسہ اندازی کو کامیاب سیاست کا گر تصور کیا جاتا ہے۔ ملکی سیاست اور عالمی سیاست میں وسوسہ اندازی (Whispering) نے ایک کامیاب چال اور منظم فن کی صورت اختیار کرلی ہے۔ بلکہ سیاسی اتار چڑھاؤ کو کنٹرول کرنے، سیاست کو اپنے حق میں نفع بخش بنانے، مدمقابل اقوام وافراد کو گرانے اور پسپا کرنے کے لئے وسوسہ اندازی (Whispering) کے ماہرین کے منظم گروہ وجود میں آچکے ہیں جن کی خدمات بھاری رقوم اور معاضوں کے بدلے حاصل کی جاتی ہیں۔

وسوسہ اندازی کی کیفیات

شیطان اور اسکا لاؤ لشکر انسانی نگاہوں سے چھپی ہوئی مخلوق ہے مگر وہ وسوسہ اندازی سے انسانی کاموں میں دخیل ہو کر ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ انسان تو شیاطین انس کو دیکھ بھی نہیں سکتا جب کہ انسان کی ہر چیز شیاطین پر عیاں ہوتی ہے قرآن کریم اس کیفیت کی گواہی دیتے ہوئے اس کی ازلی عداوت کا نقشہ کھینچتا ہے اور انسان کو انتباہ بھی کرتا ہے ارشاد الٰہی ہے۔

"یبنی آدم لایفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنه ینزع عنهما لباسهما لیریهما سوآتهما انه یراکم هو وقبیله من حیث لاترونهم انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لایؤمنون"[2]

"اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان نہ بہکائے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکال دیا، ان دونوں کو اس نے بے لباس کردیا تاکہ ان کو ان کی شرمگاہیں دکھائے۔ وہ اور اس کا قبیلہ تمہیں اس طور پر دیکھتا ہے کہ جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔ جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ہم نے شیاطین کو ان کا رفیق بنایا ہے"۔

۱- معارف القرآن ج۸ ص۸۵۲ ۲- الاعراف: ۲۷

شیاطین جن کی وسوسہ اندازی خفیہ اور پوشیدہ ہے۔ محمد جمال الدین القاسمی اس کیفیت کو یوں بیان کرتے ہیں "الذی یوسوس فی صدورالناس" ای بالقاء الخفی فی النفس اما بصوت خفی لایسمعه الامن القی الیه واما بغیر صوت... فلان یوسوس فلانا اذا حدثه سرا فی اذنه [1]

"یہ وسوسہ اندازی نفس انسانی میں خفیہ القاء کے ذریعے یا ایسی ہلکی آواز کے ساتھ کہ جس کو صرف وہی سن سکتا ہے جس کو القاء کیا جارہا ہے یا بغیر آواز کے القاء کرنا۔ فلاں فلاں سے وسوسہ اندازی کرتا ہے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی کان میں چپکے سے بات کرے"

انسانی قلب ہر وقت خواہشات کی آندھیوں اور طوفانوں کی زد میں رہتا ہے اس قلعے کی دیواروں کو مسمار کر کے اس پر قابض ہونے کے لئے شیاطین کی نقب زنی اور سنگ باری جاری رہتی ہے۔ محمد جمال الدین القاسمی قلب انسانی پر ان حملوں کی کیفیات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اعلم ان القلب فی مثال قبه مضروبه لها ابواب تنصب الیه الاحوال من کل باب... ومثاله ایضاً مثال هدف تنصب الیه السهام من الجوانب... أو هو مثال مرآة منصوبة تجتاز علیها أصناف الصور المختلفة، فتترا، ی فیها صوره بعد صوره ولایخلو عنها... أو حوض تنصب فیه میاه مختلفة من انهار مفتوحة الیه[2]

"جان لو کہ دل کی مثال بند قبے کی ہے جس کے کچھ دروازے ہیں ہر دروازے سے احوال کا ورود ہوتا ہے۔ اور دل کی مثال ایسے ہدف کی ہے کہ ہر جانب سے جس پر تیروں کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ یا دل کی مثال ایسے نصب شدہ آئینے کی ہے کہ جس پر ہر طرح کی صورتیں اور شکلیں نمودار ہوتی رہتی ہیں ایک صورت کے بعد دوسری صورت کا ورود پے در پے ہوتا رہتا ہے اس طرح کہ آئینہ کسی لمحے اس کیفیت سے خالی نہیں ہوتا۔ یا دل کی مثال ایسے حوض کی ہے کہ جس میں ہر طرف سے آنے والی نہروں کا پانی آ کر گرتا رہتا ہے۔"

اس دخل اندازی کی داخلی وخارجی کیفیات کے بارے میں محمد جمال الدین القاسمی مزید فرماتے ہیں۔

وانما مداخل هذه الاثار المتجدده فی القلب فی کل حال اما من الظاهر فالحواس الخمس واما من الباطن فالخیال والشهوه والغضب. والاخلاق المرکبة من مزاج الانسان فانه اذا ادرک بالحواس شیئاً حصل منه اثر فی القلب وکذالک اذا هاجت الشهوة مثلاً بسبب کثرة الاکل وسبب قوة من المزاج حصل منها فی القلب اثر وان کف عن الاحساس، فالخیالات الحاصلة فی النفس تبقی وینتقل الخیال من شئ الی شئ . وبحسب

۱- تفسیر القاسمی،محاسن التاویل ج۱۷،ص۱۲، ۶۳۱۱ ۲- تفسیرالقاسمی محاسن التاویل ج۱۷،ص۶۳۲۵

انتقال الخیال. ینتقل القلب من حال الی حال آخر المقصود ان القلب فی التغیر والتاثر دائماً فی ھذہ الاسباب[1]

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ انسانی قلب میں ان عوامل کے راہ پانے اور اثر پذیر ہونے کے دو ہی راستے ہیں۔ ایک ظاہری دوسرا باطنی راستہ، ظاہری راستے کا ذریعہ حواس خمسہ ہیں جبکہ باطن سے خیال، شہوت اور غضب ان عوامل کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ انسانی مزاج سے جو اخلاق ترکیب پاتا ہے۔ جب وہ انسانی حواس کے ذریعے کوئی چیز پاتا ہے تو اس کا اثر دل میں ہوتا ہے۔ کثرت اکل اور بہیمی جوش کے سبب جب شہوات نفسانیہ ہیجان میں آتی ہیں تو دل پر بھی ان کا اثر ہوتا ہے۔ اگر ضبط نفس سے کام لیتے ہوئے انسان داخلی احساسات وشہوات پر قدغن لگائے اور نفس کا احتساب کرتا رہے تو خیال ایک چیز سے دوسری چیز کی طرف منتقل ہوجاتا ہے اور خیالات کی کایا پلٹ کے ساتھ دل کی کیفیت اور حالت بھی بدلتی رہتی ہے۔ اور اس کلام کا ماحصل اور مقصود یہی ہے کہ ان داخلی و خارجی اسباب کی بنا پر دل پر مختلف تاثرات طاری ہوتے رہتے ہیں اور وہ ہمیشہ تغیر پذیر رہتا ہے۔ بیرونی و داخلی عوامل کی اثر انگیزی اور دل کی تغیر پذیری کی وجہ سے اس بات کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے کہ انسان چوکس رہے اور اپنے قلب پر توجہ کرتا رہے۔ دل کی طرف بڑھنے والے طوفانوں، سیلابوں اور آندھیوں کا سد باب کرے۔ تزکیۂ نفس کا سامان کرتا رہے۔ دل کے دریچوں پر تقویٰ و توکل علی اللہ کے پہرے لگائے۔

سید قطب شہیدؒ وسوسے کی کیفیات کے بارے میں فرماتے ہیں ان الوسواس الخناس یوسوس فی صدورالناس خفیہ وسرا، وسوسہ الجنہ نحن لاندری کیف تتم ولکن نجد آثارھا فی واقع النفوس واقع الحیاہ، ونعرف ان المعرکہ بین آدم وابلیس قدیم قدیم (۲)

"شیطان خناس انسانی نفوس میں خفیہ اور پوشیدہ طریقے سے وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ جنات کی وسوسہ اندازی کی کیفیات کو ہم نہیں جانتے البتہ عملی زندگی میں نفوس کے اندر اس کے آثار وعلامات کو ہم دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں اور ہم یہ جانتے ہیں کہ آدم وابلیس کے درمیان یہ معرکہ آرائی بہت قدیم ہے" گویا یہ معرکہ آرائی تخلیق آدم کے اولین ایام ہی میں شروع ہوگئی تھی اور قیامت تک جاری رہے گی۔

وسوسہ اندازی کی کیفیت وحقیقت کی وضاحت کرتے ہوئے حفظ الرحمن سیوہاروی کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اس کام کے لئے ضروری نہیں ہے کہ شیطان مادی و جسمانی طور پر کسی مقام پر پہنچے اور موجود ہو فرماتے ہیں "جس طرح ایک آواز ٹیلیفون اور ریڈیو کے ذریعے زیادہ سے زیادہ دور جاسکتی ہے یا جسطرح لاسلکی (وائرلیس) میں صرف شعاعوں اور

۱- تفسیر القاسمی محاسن التاویل ص۶۲۱۵ ۲- فی ظلال القرآن ج ۱۰، ۹۸، ۲۹۷

آواز کی لہروں کے ذریعے سے ایک پیغام ہزاروں میل تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ کیا اسی طرح یہ ممکن نہیں کہ جسمانی قربت یا بالمشافہ مخاطبت کے بغیر ہی شیطان کا وسوسہ نفس انسانی تک پہنچ جائے اور اس پر اثر انداز ہو۔ شیطانی بہکاوے کی اولین صورت بھی دراصل یوں ہوئی کہ شیطان نے جنت سے باہر رہ کر ہی حضرت آدم وحواء کے قلوب میں یہ وسوسہ ڈالا اور ان کو بہکانے کی کوشش کی آیت فوسوس لهما الشيطان سے یہی ظاہر ہوتا ہے[1] گویا

امام فخرالدین رازی ؒ وسوسہ اندازی کی اس کیفیت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔ كان يوسوس من الارض الى السماء والى الجنة بالقوة الغيبية التى جعلها الله تعالى[2] "اللہ تعالیٰ نے شیطان کو جو قوت غیبیہ عطا فرمائی ہے وہ اس کے ذریعے زمین سے آسمان اور جنت تک وسوسہ اندازی کرتا ہے" گویا مادی وجسمانی قرب کے بغیر ہی دور دراز فاصلوں تک اس کو رسائی حاصل ہے۔ لاسلکی نظام پر شیطان کا یہ تصرف اور گرفت کتنی ہمہ گیر ہے. اور اس کا کیسا مہلک اور خطرناک استعمال ہے جو وہ کررہا ہے۔ انسان ایک ضعیف مخلوق ہے اس کے لئے اس شیطانی گرفت سے نکلنا ممکن نہیں جب تک کہ وہ وسیع وعریض کائنات کے ایک ایک ذرے پر حقیقی تصرف رکھنے والی قوت سے رابطہ وتعلق استوار کرکے اس سے استعانت کا خواستگار نہ ہو۔ دراصل خالق الکون وحدہ لاشریک ہی حقیقی سہارا ہے کہ جس پر انسان بھروسہ کرے تو مایوس ومحروم نہیں ہوتا ارشاد الٰہی اسی طرف اشارہ کررہا ہے من يتوكل على الله فهو حسبه[3] "جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرے گا تو وہ اس کے لیے کافی ہوگا"

محمد بن علی شوکانی وسوسہ کے بارے میں لکھتے ہیں "فوسوسته فى صدورالناس انه يرى نفسه كالناصح المشفق فيوقعفى الصدر من كلامه[4] "انسانی قلوب میں اس کی وسوسہ اندازی خیر خواہ اور مہربان کے روپ میں ہوتی ہے یوں وہ اپنی بات دل میں ڈالنے میں کامیاب ہوجاتا ہے" شوکانی ؒ مزید فرماتے ہیں ان الشيطان.. يجرى من ابن آدم مجرى الدم فى عروقه سلطه الله على ذالک ، ووسوسته هى الدعاء الى طاعته بكلام خفىيصل الى القلب من غير سماع صوت[5]

"یقیناً شیطان انسان کے اندر یوں دوڑیں لگاتا ہے جیسے اس کی رگوں میں خون دوڑتا ہے۔ دراصل اللہ ہی نے اس کو اس پر مسلط کیا ہے اور وسوسہ نہ سنائی دینے والے ایسے خفیہ کلام کا نام ہے جو دل تک جا پہنچتا ہے۔ جس کے ذریعے

١-قصص القرآن ج١. ٣٨،٣٧
٢-التفسير الكبير ج١٢ ص٣٦
٣- الطلاق ٣
٤- فتح القدير ج٥. ص ٥٠٩
٥-فتح القدير ج٥ ص٥٠٩

شیطان انسان کو اپنی اطاعت کی دعوت دیتا ہے" اللہ تعالیٰ کے ہاں سے مہلت پانے کے بعد انسان کو بدراہ کرنے کے لئے شیطان کا اپنا عزم قرآنی الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔

قال بما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم. ثم لاتینھم من بین ایدیھم ومن خلفھم وعن ایمانھم وعن شمائلھم ولاتجد اکثرھم شاکرین [1]

"بولا اچھا تو جس طرح تونے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے مین بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا" غلط فہمیاں ڈالنا، جھوٹی امیدیں دلانا، بدی وگمراہی کو خوش نما کرکے پیش کرنا، لذتوں اور مفادات کے سبز باغ دکھانا کفر اور شرک پر آمادہ کرنا، شیطان کی کیسی زبردست ترغیبات اور کیسی مہلک چالیں ہیں۔ دائیں بائیں آگے پیچھے سے حملے اور گھیراؤ کیسا شیطانی شکنجہ ہے! نور بصیرت اور چشم تصور سے ان کیفیات پر غور کیجیئے پھر دیکھئے کہ فراستِ مومن کیا پتہ دیتی ہے؟

وسوسہ اندازی کے اسباب واغراض

انسان کو بندگیٔ رب کیلئے پیدا کیا گیا ہے ارشاد الہی ہے۔ وماخلقت الجن الانس الالیعبدون [2]

"میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے" بندگیٔ رب ذکر وفکر سے عبارت ہے داخلی طور پر نفس امارہ کی وسوسہ اندازی انسان کو ذکر وفکر کی زندگی سے دور لے جاتی ہے۔ اور انسان خواہشات نفس کی طرف مائل ہو کر عارضی مفادات کا اسیر بن جاتا ہے۔ کار گہ حیات میں اس کی ساری تگ وتاز دنیا کے عارضی سامان فراہم کرنے میں لگ جاتی ہے۔ ترجیحات کا رخ بدلتے ہی غفلت شعار انسان پر شیاطین جن وانس خارج سے حملہ آور ہو کر اس کو اللہ کی رحمت سے دور کردیتے ہیں۔ سہانے خوابوں آرزوؤں اور تمناؤں کو پروان چڑھا کر اس کے باطن میں ایک زبردست بحران پیدا کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ داخلی وخارجی شیطانی قوتوں کی یہ معرکہ آرائی تاحیات چلتی رہتی ہے اللہ کی رحمت اور احتساب نفس کے ذریعے اگر ان حالات پر توجہ اور انتباہ نہ ہو تو موت کا جھٹکا بالاخر ایسے انسان کو جہنم رسید کردیتا ہے۔ داخلی وخارجی وسوسہ اندازی جس کی انتہاء اس قدر ہولناک ہو اس کے اسباب ووجوہ کو جاننا نہایت ضروری ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہے "ایک اور گروہ جس کو پیدائشی طور پر شیطانوں کے ساتھ مشابہت اور ان کا

١-الاعراف ١٧ ٢- الذاریات:٥٦

قرب حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ ان لوگوں کی فطری استعداد شیاطین کی استعداد کے موافق ہوتی ہے۔ ان کی یہ استعداد اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ دین حق کی مخالفت کریں۔ مصالح کلیہ عمومیہ سے ان کو نفرت ہوتی ہے۔ شیاطین کا وسوسہ قبول کرنے میں وہ پس وپیش نہیں کرتے کیونکہ ملاء اعلیٰ کی لعنت نے (ان کے اعمال بد کی وجہ سے) ان کو گھیر رکھا ہوتا ہے۔ اس قسم کے لوگ جب مرتے ہیں تو شیاطین کے زمرے میں شامل ہوتے ہیں"[۱]

محمد جمال الدین القاسمی ؒ وسوسے کی اثر پذیری کا سبب انسانی غفلت کو قرار دیتے ہیں۔ الخناس الذی عادته ان یخنس ای یتاخر اذا ذکر الانسان ربه لانه لایوسوس الامع الغفلة[۲]

"خناس کی عادت یہ ہے کہ جب انسان اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو وہ چھپ جاتا ہے یا پیچھے ہٹ جاتا ہے کیونکہ اس کی وسوسہ اندازی کا سبب (یادالٰہی سے) غفلت ہے" انسان کی غفلت کی حالت سے شیطان فائدہ اٹھاتا ہے اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور اسے گمراہ کرتا ہے قرآنی الفاظ "الوسواس الخناس" کی توضیح فرماتے ہوئے ابن عباسؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا سها وغفل وسوس واذا ذکر الله خنس[۳] "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان انسان کے دل پر چڑھا بیٹھا رہتا ہے جب وہ بھولے یا غافل ہو تو وہ وسوسہ اندازی کرتا ہے اور جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ چھپ جاتا ہے۔"

شیاطین جن وانس کی طرف سے وسوسہ اندازی کا سبب غرور واحساس کمتری اور عداوت وحسد بھی ہوا کرتے ہیں بلکہ قصہ آدم وابلیس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ وجوہ وسوسہ اندازی کے بنیادی اسباب میں شامل ہیں ابلیس کی اولاد بھی اپنی اسی فطرت پر گامزن ہے لہذا ان میں سے جو کوئی شیطنت کا راستہ اختیار کرتا ہے اس میں رذائل موجود ہوتے ہیں غرور دراصل احساس کمتری ہی کی ایک شکل ہے اور حسد، عداوت کا نتیجہ ہے۔ شیطان بسااوقات مد مقابل کو مقام ومنصب میں اپنے سے برتر محسوس کرتے ہوئے اس گھٹیا ذہنیت اور پستیٔ اخلاق کا شکار ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اپنے دام فریب، جھوٹے وعدوں اور خفیہ سازشوں کے ذریعے اپنے حریف کو اس کے بلند مقام ومنصب سے گرادے۔ امام فخرالدین رازی ؒ اس حقیقت کا اظہار یوں فرماتے ہیں ان غرضه من القاء تلک الوسوسه الی آدم زوال حرمته وذهاب منصبه[۴] "آدم کو ان وسوسوں کے القاء کا مقصد اس کے

۱- حجۃ اللہ البالغہ ج۱ص۲۵۱
۲- تفسیر القاسمی محاسن التاویل ج۱۷ص۶۳۱۱
۳-(الطبری ج۳۰. ص ۵۵۲
۴- التفسیر الکبیر ج۱۴ص۴۶

عزت واحترام کا زوال اور مقام ومنصب سے گرانا ہوتا ہے"

قصہ آدم علیہ السلام، ابلیس کا وسوسہ وشر انگیزی

حضرت آدم علیہ السلام، اللہ کے حضور سے زندگی کی نعمت پا کر جنت میں بہترین شب وروز گزار رہے تھے۔ ہر نعمت انہیں میسر تھی اور ہر سعادت انکا مقدر تھی۔ بہتی نہریں اور لازوال سائے انہیں نصیب تھے۔ نہ کوئی کرب تھا اور نہ ہی درد۔ ہر طرح کے حزن وملال سے محفوظ تھے۔ ازلی دشمن کی نشاندہی بھی کردی گئی تھی تاکہ اس کے دام فریب سے دھوکہ نہ کھاجائیں۔

قرآن حکیم انسان کی فطری کمزوریوں، شیطان کی وسوسہ اندازیوں اور مکاریوں، ابلیس کے بہکاوے کے نقصانات اور جنت میں آدم کی خوشحالی اور پرسکون زندگی کا منظر کچھ یوں بیان کرتا ہے۔

ولقد عهدنا الى آدم من قبل فنسى ولم تجد له عزماً.. واذ قلنا للملئكة اسجدوا لادم فسجدوا الا ابليس ابى... فقلنا يا آدم ان هذا عدولك ولزوجك فلايخرجنكما من الجنة فتشقى ... ان لك الاتجوع فيها ولا تعرى وانک لاتظما فيها ولاتضحىٰ... فوسوس اليه الشيطان قال ياآدم هل ادلک على شجرة الخلد وملک لايبلى. فاكلا منها فبدت لهما سوآتهما وطفقايخصفان عليهما من ورق الجنة وعصىٰ آدم ربه فغوى. (۱)

"ہم نے اس سے پہلے آدم کو ایک حکم دیا تھا مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا یاد کرو وہ وقت جبکہ ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ وہ سب تو سجدہ کر گئے مگر ایک ابلیس تھا کہ انکار کر بیٹھا۔ اس پر ہم نے آدم سے کہا کہ دیکھو یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے، ایسا نہ ہو کہ یہ تمہیں جنت سے نکلوادے اور تم مصیبت میں پڑجاؤ۔ یہاں تو تمہیں یہ آسائشیں حاصل ہیں کہ نہ بھوکے ننگے رہتے ہو نہ پیاس اور بھوک تمہیں ستاتی ہے۔ لیکن شیطان نے اس کو پھسلایا کہنے لگا آدم، بتاؤں تمہیں وہ درخت جس سے ابدی زندگی اور لازوال سلطنت حاصل ہوتی ہے۔ آخر کار دونوں (میاں بیوی) اس درخت کا پھل کھاگئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فوراً ہی ان کے ستر ایک دوسرے کے آگے کھل گئے اور لگے دونوں اپنے آپ کو جنت کے پتوں سے ڈھانکنے۔ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ راست سے بھٹک گیا"۔

قرآن حکیم کے ایک اور مقام پر شیطان کی اس شر انگیزی کو یوں بیان کرتا ہے۔ **فوسوس لهما الشيطان ليبدى لهما ماورى عنهما من سواتهما قال مانهاكما ربكما عن هذه الشجرة الا ان تكونا ملكين او تكونا**

۱-طہٰ-۱۱۵-۱۲۱

من الخالدین۔وقاسمهما انی لکما من الناصحین"(۱) "لیکن پھر ایسا ہوا کہ شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کے ستر جوان سے چھپے تھے ان پر کھول دے اس نے کہا کہ تمہارے پروردگار نے اس درخت سے جو تمہیں روکا ہے تو صرف اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم فرشتے بن جاؤ یا تمہیں دائمی زندگی حاصل ہوجائے اس نے قسمیں کھاکھا کر یقین دلایا کہ میں تم دونوں کو خیر خواہی سے نیک بات سمجھانے والا ہوں" (۱)

شیطان نے آدم کی بھول اور فقدان عزم کا فائدہ اٹھایا۔ یہ دونوں کمزوریاں ان میں موجود تھیں۔ دوسری جانب انسان کی یہ فطرت ہے کہ جب اس کو زندگی اور بہترین سامان زندگی میسر ہوں تو وہ خواہش کرتا ہے کہ نہ تو زندگی کا خاتمہ ہو اور نہ ہی اس کو حاصل منصب اور نعمتوں پر زوال آئے۔ قصہ آدم علیہ السلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس اور اس کے کارکن ہمیشہ ناصح مشفق اور خیر خواہ دوست بن کر وسوسہ ڈالتے ہیں۔ ابوالبشر آدم علیہ الاسلام کے ساتھ بھی یہی ہوا کہ ابلیس نے ان کو "زندگی جاوداں" اور "سلطنت لازوال" کی تحریص اور جھانسہ دیکر رب کریم کی نافرمانی پر آمادہ کرلیا۔

خالق الکون کی نافرمانی کے بعد آدم علیہ السلام کو سب سے پہلا نقصان تو یہ ہوا کہ وہ بے لباس ہوگئے اور جنت کی شاندار اور مثالی زندگی سے بھی محروم کردئے گئے۔ سید مودودی ؒ فرماتے ہیں "نافرمانی کا ورود ہوتے ہی وہ آسائشیں ان سے چھین لی گئیں جو سرکاری انتظام سے ان کو مہیا کی جاتی تھیں اور اس کا اولین ظہور لباس چھن جانے کی شکل میں ہوا غذا پانی اور مسکن سے محرومی کی نوبت تو بعد کو ہی آنی تھی۔ اس کا پتہ تو بھوک پیاس لگنے پر ہی چل سکتا تھا اور مکان سے نکالے جانے کی باری بھی بعد ہی میں آسکتی تھی مگر پہلی چیز جس پر نافرمانی کا اثر پڑا وہ سرکاری پوشاک تھی جو اسی وقت اتروالی گئی"(۲)

سید محترم ایک اور مقام پر قدرے وضاحت کے ساتھ فرماتے ہیں "انسان کے اندر شرم وحیاء کا جذبہ ایک فطری جذبہ ہے اس کا اولین مظہر وہ شرم ہے جو اپنے جسم کے مخصوص حصوں کو دوسروں کے سامنے کھولنے میں آدمی کو فطرۃً محسوس ہوتی ہے۔ قرآن ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہ شرم انسان کے اندر تہذیب کے ارتقاء سے مصنوعی طور پر پیدا نہیں ہوئی ہے اور نہ یہ اکتسابی چیز ہے جیسا کہ شیطان کے بعض شاگردوں نے قیاس کیا ہے بلکہ درحقیقت یہ وہ فطری چیز ہے جو اول روز سے انسان میں موجود تھی -- شیطان کی پہلی چال جو اس نے انسان کو فطرت انسانی کی سیدھی راہ سے ہٹانے کے لئے چلی، یہ تھی کہ اس کے اس جذبہ شرم وحیاء پر ضرب لگائے اور برہنگی کے راستے سے

۱- الاعراف ۲۰
۲- تفہیم القرآن ج۳ ص۱۳۳

اس کے لئے فواحش کا دروازہ کھولے اور اس کو صنفی معاملات میں بدراہ کردے بالفاظ دیگر اپنے حریف کے محاذ میں ضعیف ترین مقام جو اس نے حملے کےلئے تلاش کیا وہ اس کی زندگی کا صنفی پہلو تھا اور پہلی ضرب جو اس نے لگائی وہ اس محافظ فصیل پر لگائی جو شرم و حیاء کی صورت میں اللہ تعالی نے انسانی فطرت میں رکھی تھی۔ شیطان اور ان کے شاگردوں کی یہ روش آج تک جوں کی توں قائم ہے۔ ترقی کا کوئی کام ان کے ہاں شروع نہیں ہوسکتا جب تک کہ عورت کو بے پردہ کرکے وہ بازار میں لاکھڑا نہ کریں"۔(۱)

اہل مغرب نے "بد تہذیبی" کا نام "تہذیب وثقافت" رکھ لیا ہے۔ ان کی پھیلائی ہوئی یہ نام نہاد گندی و ننگی تہذیب امریکہ یورپ اور ان کے پیروکارں کے ہاں پارکوں، گلیوں بازاروں اور کلبوں میں دیکھی جاسکتی ہے اخبارات و ٹیلیویژن کے عریاں و نیم عریاں اشتہارات در اصل شیطانی ملمع سازی اور وسوسہ اندازی ہی کی ایک جدید شکل ہے کہ جس میں اولاد آدم کے ایک حصے فطرۃ شرم و حیاء کی پیکر عورت کو تہذیب و ترقی اور کاروبار کے نام پر بے لباس اور رسوا کرکے رکھ دیا گیا ہے۔ شیطان کی انسان دشمنی کی یہ بد ترین شکل ہے۔ جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ انسان اس کارگاہ حیات کے معرکہ خیر وشر سے سرخرو ہو کر نہ نکلے۔ اللہ کی رحمت اور جنت سے جس طرح ایک دفعہ محروم ہوا ہے تو اب وہ ابدی نعمتوں، راحتوں اور اللہ کے فضل و کرم سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوجائے۔

وسوسہ اندازی کا علاج وسد باب

شیطان مردود، آدم واولاد آدم کا ازلی دشمن ہے۔ اس کو قیامت تک مہلت دی گئی ہے۔ انسان کے خلاف اس کا حسد اور عداوت ختم ہونے والے نہیں ہیں۔ وسوسہ اندازی اور مکروفریب کے ذریعے گمراہی پھیلانے کی اس میں بڑی صلاحیت اور وسیع تجربہ ہے۔ جن وانس میں سے بے شمار اس کے کارکن اور شریک کار بن کرکام کرتے ہیں۔ دوسری طرف انسان کی کمزوریاں واضح اور دشمن اس کا ایسا ہے کہ مرتا نہیں، تھکتا نہیں، ریٹائرڈ نہیں ہوتا عام طور پر نگاہوں سے اوجھل ہونے کی وجہ سے نظر بھی نہیں آتا۔ ایسے دشمن کا مقابلہ کیسے کیاجائے عالم ارضی کی زندگی سے گزر کر اللہ کی جنت اور خوشنودی کو وہی خوش نصیب پائے گا کہ جو اللہ کے احکامات پر گامزن رہ کر زندگی گزارے گا۔ آدم وحوا کا جنت سے اخراج شیطان کی عداوت کی وجہ سے عمل میں آیا تھا اور وہ عداوت قیامت تک جاری رہے گی۔ عصر حاضر میں تو شیطان کی فریب کاریاں اور وسوسے منظم نظریات کی شکل اختیار کرچکے ہیں روٹی کپڑا اور مکان انسانی بنیادی ضرورتوں کے وعدے حیات جاوداں اور سلطنت لازوال کے جھانسے، تہذیب وثقافت

۱- تفہیم القرآن ج۲ ص۱۵

کے نام پر حیوانیت و عریانی کی ایسی ترویج و اشاعت اور غلبہ کہ ان بے شمار انسان نما جانوروں کو احساس برہنگی بھی نہیں رہا بلکہ یوں لگتا ہے کہ ان کی فطرت ہی مسخ ہو کر رہ گئی ہے۔ ان حالات میں شیطانی وسوسوں سے نجات پا کر اللہ اور جنت کے راستے پر چلنا بہت دشوار کام ہے۔ شیطان کی انسان دشمنی کی گواہی قرآن یوں دیتا ہے کہ اس کی عداوت سے انبیاء و رسل، اولیاء و صلحاء کوئی بھی محفوظ نہیں رہا۔ فرمایا "وما ارسلنا من قبلک من رسول ولانبی الااذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ"[۱] "اور اے محمد تم سے پہلے ہم نے نہ کوئی رسول ایسا بھیجا ہے نہ نبی (جس کے ساتھ یہ معاملہ پیش نہ آیا ہو) جب اس نے تمنا کی شیطان اس کی تمنا میں خلل انداز ہو گیا" ایک اور مقام پر فرمایا "وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا"[۲] "اور ہم نے تو اسی طرح ہمیشہ شیطان انسانوں اور جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ جو ایک دوسرے پر خوش آئند باتیں دھوکے اور فریب کے طور پر القاء کرتے رہے ہیں"۔

اللہ رب العزت اولاد آدم کو بھی انتباہ فرمارہا ہے "یابنی آدم لایفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنہ ینزع عنھما لباسھما لیریھماسواتھما انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لاترونھم[۳]"

اے بنی آدم ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اسی طرح فتنے میں مبتلا کردے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوادیا تھا اور ان کے لباس ان پر سے اتروادئے تھے تاکہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھولے۔ وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے"

ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر[۴] "درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے پیروں کو اپنی راہ پر اس لئے بلارہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہوجائیں"

وان الشیطان لیوحون الی اولیاء ھم لیجادلوکم[۵] "شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک واعتراضات القاء کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں"

ان حقائق وانتبہات کے بعد قرآن اس بات کی وضاحت بھی کررہا ہے کہ اہل ایمان اللہ کے فضل و کرم سے

۱- الحج ۵۲ ۲- الانعام ۱۱۲

۳- الاعراف ۲۷ " ۴ - فاطر ۶

۵- الانعام ۱۲۱

شیطان کی چالوں سے محفوظ رہتے ہیں البتہ شیاطین ایسے لوگوں کی رفاقت اختیار کرتے ہیں کہ جو ایمان نہیں لاتے ذکر الٰہی سے غفلت برتتے ہیں ارشاد الٰہی ہے۔ الشیاطین اولیاء للذین لایومنون [1]

"ان شیاطین کو ہم نے ان لوگوں کا سرپرست بنادیا ہے جو ایمان نہیں لاتے" دوسری جگہ ارشاد فرمایا "ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطاناً فهوله قرین "[2] "جو شخص رحمان کے ذکر سے تغافل برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے"

محمد جمال الدین القاسمی شیطانی وسوسہ اندازی اور شرانگیزی کے حوالے سے امام غزالیؒ کا نسخہ علاج نقل کرتے ہیں۔ ولایعالج الشئ الابضده وضد جمیع وساوس الشیطان ذکر الله بالاستعاذه والتبرء عن الحول والقوه وهو (اعوذ بالله من الشیطان الرجیم، ولاحول ولاقوه الابالله العلی العظیم)[3]

"کسی چیز کا علاج اس کی ضد سے ہوتا ہے اور شیطان کے تمام وسوسوں کی ضد (کلمات مذکورہ پڑھتے ہوئے) اللہ کا ذکر ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا[4] "اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے شیاطین جن وانس کو دشمن بنادیا ہے جو ایک دوسرے پر خوش آئند باتیں دھوکے اور فریب کے طور پر القاء کرتے ہیں" البتہ انبیاء کرام علیہم السلام پر شیاطین کا بس نہیں چلتا کیونکہ انبیاء کرام پر اللہ کا خصوصی فضل وکرم ہوتا ہے اور ان کا ذکر وفکر کا حصار مضبوط ہوتا ہے عامة الناس بھی ذکر وفکر اور قرب الٰہی کی زندگی کے ذریعے شیطانی وسوسوں کا علاج ودفاع کرسکتے ہیں۔

مفسر قرآن امین احسن اصلاحی وسوسے کو محض ایک نفسیاتی حربہ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں "شیطان کوئی مستقل مخلوق نہیں ہے بلکہ جنوں اور انسانوں میں سے جو دلوں میں وسوسہ اندازی کا پیشہ اختیار کرلیں وہ شیطان بن جاتے ہیں۔ شیطان کو اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر کوئی اختیار وتصرف نہیں بخشا ہے وہ صرف وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ لوگوں کو بجبر وزور گمراہ کرنے کا اختیار نہیں رکھتا"[5]

قرآن حکیم اس حقیقت کو یوں بیان کرتا ہے انه لیس له سلطان علی الذین آمنوا وعلی ربهم یتوکلون.انما

۱- الاعراف ۲۷ ۲- الزخرف ۳۶

۳-تفسیر القاسمی محاسن التاویل ج۱۷ ص۶۳۱۶ ۴-(الانعام ۱۱۲

۵- تدبر قرآن ج۸ص۷۶،۷۷

سلطانه على الذين يتولونه والذين هم به مشركون[۱]" اسکا زور نہیں چلتا ان پر جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کا زور تو انہی پر ہے جو اس کو رفیق سمجھتے ہیں اور جو اس کو شریک مانتے ہیں"۔ انسان کو اذیت پہنچانے کے لئے شیطان کے پاس ایک نہیں بلکہ بے شمار حربے ہیں لیکن اہل ایمان اللہ پر توکل رکھنے والے اور اس کے ذکر وفکر میں مصروف رہنے والے اس کے شر سے محفوظ رہتے ہیں شیطان کا ایک حربہ "نجوٰی" بھی ہے لیکن ایمان اور توکل علی اللہ اس سب کے مقابلے میں انسان کی ڈھال ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے۔ انما النجوى من الشيطان ليحزن الذين آمنوا وليس بضارهم شيئا الا باذن الله وعلى الله فليتوكل المؤمنون[۲]

"کانا پھوسی تو ایک شیطانی کام ہے اور وہ اس لئے کی جاتی ہے کہ ایمان لانے والے لوگ اس سے رنجیدہ ہوں۔ حالانکہ اللہ کے اذن کے بغیر وہ انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے"

شیطانی وسوسوں سے کوئی بھی محفوظ نہیں صحابہ کرامؓ نے ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بعض اوقات وہ اپنے دل میں اسے خیالات پاتے ہیں جن کو زبان پر لانا بھی دشوار ہے۔ بعض کا تعلق خالق الکون کی ذات وصفات سے بھی ہوتا ہے ایک روایت یوں ہے۔ عن عبدالله قال سئل النبى صلى الله عليه وسلم عن الوسوسته قال تلك محض الايمان[۳] صحابہ کرامؓ نے وسوسے کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ ہمارے دلوں میں ایسے خیالات گزرتے ہیں جن کو زبان پر لانا بہت بری بات سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا تو کیا تم کو یہ احساس ہوتا ہے انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا یہی تو خالص ایمان ہے تعلق باللہ کا بگاڑ تو وسوسے کا انتہائی نقصان ہے لیکن خاندانی ومعاشرتی بگاڑ کی مختلف صورتیں بھی وسوسے ہی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ اگر ذکر الٰہی اور احتساب نفس کے سہارے انسان وسوسہ اندازی کا شکار ہونے سے محفوظ رہے تو پھر وسوسہ محض ایک خاطر وخیال ہے جو مومن کے حق میں مضر ثابت نہیں ہوتا۔ اور اگر یہ خیال بھی انسان کے ساتھ رہے کہ یہ برا وسوسہ ہے تو یہ قوت ایمانی کی دلیل ہے۔ وسوسہ اس وقت مضر ہوتا ہے جب اس پر عمل کیا جائے یا اس کا اظہار کیا جائے ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان الله تجاوز لامتى عما وسوست او حدثت بهانفسها مالم تعمل به اوتكلم[۴]

"اللہ تعالی نے میری امت کے وسوسوں اور جو کچھ ان کو ان کے نفوس کی طرف سے پیش آتا ہے در گزر

۱- النحل ۹۹-۱۰۰   ۲- المجادلہ ۱۰

۳- الجامع الصحیح کتاب الایمان ج۱ص۸۳   ۴- البخاری ج۷ ص۲۲۵ کتاب الایمان والنذور

فرمایا ہے جب تک کہ وہ ان پر عمل نہ کریں اور یہ کہ اس کے بیان واظہار سے گریز کرتے رہیں"

وسوسے کے علاج اور سد باب کے سلسلے میں آیات قرآنیہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں ان آیات واحادیث کا فلسفہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے التجاء کرنا اس کی یاد میں مشغول ہونا ہے وسوسے کے قبح کو پیش نظر کرلینا اور شیاطین کو بہ نظر ذلت واستحقار دیکھنا، انسان کی توجہ کو خدائے پاک کی طرف پھیر دیتے ہیں اور وسوسے کا اثر رک جاتا ہے چنانچہ یہی مضمون اس آیت میں مذکور ہے "ان الذین اتقوا اذا مسهم طائف من الشیطان تذکروا فاذا هم مبصرون"[1] "جولوگ پرہیز گار ہیں ان کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ کبھی شیطان کے اثر سے کوئی براخیال انہیں چھو بھی جائے تو وہ فوراً چونک اٹھتے ہیں اور انہیں صاف نظر آنے لگتا ہے[2]

لفظ وسوسہ کی معنوی خصوصیت شیطانی عمل کے تکرار اور تسلسل کا پتہ دے رہی ہے۔ آیات قرآنیہ اور ارشادات نبویہ سے شیاطین جن وانس کی انسان کے خلاف عداوت وحسد کی بھی خبر مل رہی ہے۔ ابلیس نے آدم علیہ السلام کے خلاف شرانگیزی کی اس سے شیطانی چال کی تاثیرات اور انسان کے ذہول ونسیان اور غفلت جیسی کمزوریوں کی نشاندہی ہورہی ہے۔ انسان کھلی برائی کو دیکھ کر عام طور پر اس کو رد کردیتا ہے لیکن شیطان کے چھپے مکروفریب کا اکثر شکار ہوجاتا ہے۔ سید مودودیؒ فرماتے ہیں " یہ بھی انسان کی فطرت ہے کہ وہ برائی کی کھلی دعوت کو کم ہی قبول کرتا ہے عموماً اسے جال میں پھانسنے کے لئے ہر داعیٔ شر کو خیر خواہ کے بھیس ہی میں آنا پڑتا ہے انسان کے اندر معالی امور مثلاً بشریت سے بالاتر مقام پر پہنچنے یا حیات جاوداں حاصل کرنے کی ایک فطری پیاس موجود ہے اور شیطان کو اسے فریب دینے میں پہلی کامیابی اسی ذریعے سے ہوئی کہ اس نے انسان کی اس خواہش سے اپیل کیا۔ شیطان کا سب سے زیادہ چلتا ہوا حربہ یہ ہے کہ وہ آدمی کو بلندی پر لے جانے اور موجودہ حالت سے بہتر حالت پر پہنچادینے کی امید دلاتا ہے اور پھر اس کے لئے وہ راستہ پیش کرتا ہے جو اسے الٹا پستی کی طرف لے جائے[3]

انسان پر شیطانی تسلط ایسا ہے کہ وہ پوری زندگی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ انسان اپنے شب وروز کے ہر لمحے شیطانی مکروفریب کی زد میں رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ذکر الٰہی کی بہترین صورت نماز کی مشغولیت میں بھی شیطان اس کے دل میں وسوسے ڈالنے سے باز نہیں آتا۔ جب انسان داخلی وخارجی وسوسوں اور شرانگیزیوں

۱- الاعراف ۲۰۱
۲- حجۃ اللہ البالغہ ج۲ص۴۳،۴۴
۳- تفہیم القرآن ج۲ص۱۶

کا اس قدر نشانہ ہو تو مسلسل توجہ، نگہداشت اور احتساب نفس کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ سید قطب شہیدؒ ایک جامع اور مختصر علاج تجویز فرماتے ہیں " يقظة القلب وعون الله"[1] یعنی "دل کی بیداری اور اللہ کی نصرت" وسوسے کے علاج اور سد باب کے لئے سید قطب شہیدؒ کا تجویز کردہ نسخہ نہایت جامع اور مختصر ہے۔ قلب انسانی چونکہ خیر و بھلائی کا مرکز بنتا ہے۔ انسانی فضائل کا تعلق قلب انسانی ہی کے ساتھ ہے لہذا شیطان اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ اس قلعے کو ڈھانے اور اس پر قابض ہونے کی فکر میں رہتا ہے۔ ایمان، تقویٰ، توکل، صالح جذبات اور حمیت وغیرت جیسی صفات عالیہ اسی مرکز میں پروان چڑھتی ہیں لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اس مرکز کی حفاظت کرے۔ تقویٰ و توکل علی اللہ کو اپنا شعار بنائے۔ قلب کو ان سے مزین و مضبوط کرے۔ حصار قلب پر ذکر و فکر کے ایسے پہرے بٹھائے کہ کسی لمحے ذکر الہیٰ سے غفلت طاری نہ ہو۔ ذکر و فکر کی اس مومنانہ زندگی کی صفت قرآن حکیم یوں بیان کرتا ہے۔ الذين يذكرون الله قياماً وقعوداً وعلى جنوبهم ويتفكرون فى خلق السموات والارض ربنا ماخلقت هذا باطلاً سبحنك فقنا عذاب النار[2] "جو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹتے، ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمان وزمین کی ساخت میں غور وفکر کرتے ہیں (وہ سب بے اختیار بول اٹھتے ہیں) پروردگار! یہ سب کچھ تونے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے۔ تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس اے رب! ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے"

شیاطین جن وانس کی شر انگیزیوں، وسوسہ اندازیوں، حملوں اور تباہ کاریوں کا علاج وسد باب، احتساب نفس، تقرب الی اللہ اور ذکر وفکر کی زندگی میں مضمر ہے۔

اللهم انانجعلك فى نحورهم ونعوذبك من شرورهم . نعوذ بالله من شرور انفسنا وسيئات اعمالنا من. يهده الله فلامضل له، ومن يضلله فلاهادى له. ونشهد ان لااله الاالله ونشهد ان محمداً عبده ورسوله.

۱- فى ظلال القرآن ج۱۰ ص۹۸-۲۹۷   ۲- آل عمران ۱۹۱

المراجع

ابن منظور جمال الدین ؒ	لسان العرب	نشر ادب الحوزہ ایران	۱۴۰۵ھ
اصلاحی امین احسن	تدبرقرآن	فاران فاونڈیشن لاہور	۱۹۸۰ء
بخاری محمد بن اسماعیل ؒ	صحیح البخاری	دار الفکر بیروت	۱۹۸۱ء
پرویز غلام احمد	لغات القرآن	ادارہ طلوع اسلام لاہور	۱۹۶۱ء
رازی محمد بن عمر فخرالدین ؒ	التفسیر الکبیر،مفاتیح الغیب	مطبعہ جامع الازہر بالقاہرہ	
سید قطب شہید ؒ	فی ظلال القرآن	مطبعہ البابی الحلبی بالقاہرہ	
شوکانی محمد بن علی بن محمد ؒ	فتح القدیر	مصطفی البابی الحلبی	۱۹۶۸ء
شاہ ولی اللہ ؒ	حجۃ اللہ البالغہ	قومی کتب خانہ لاہور	۱۹۸۳ء
صابونی محمدعلی ؒ	صفوۃ التفاسیر	دار القرآن الکریم بیروت	۱۹۸۱ء
طبری محمد بن جریر ؒ	جامع البیان عن تاویل ای القرآن	مصطفیٰ البابی الحلبی مصر	۱۹۶۸ء
قاسمی محمد جمال الدین ؒ	تفسیر القاسمی محاسن التاویل	دار احیاء الکتب العربیہ البابی الحلبی مصر ۱۹۱۴ء	
لویس معلوف الیسوعی	المنجد	المکتبت الشرقیہ بیروت	۱۹۸۶ء
المراغی احمد مصطفیٰ	تفیسر المراغی	مطبعۃ البابی الحلبی مصر	۱۹۶۵ء
مودودی ابوا الاعلی سید ؒ	تفہیم القرآن	مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور	۱۹۶۴ء
مفتی محمد شفیع ؒ	معارف القرآن	ادارہ معارف اسلامی کراچی	۱۹۷۲ء
مسلم بن الحجاج القشیری ؒ	الجامع الصحیح	دار الفکر بیروت	

Muhamad Abdul Haleem Eliahi "Holy Quran Translation in Roman Script "Hyderabad India 1978

N.J.Dawood, "The meaning of the Quran, " Birut 1980